



متفرقات

مفتی منیب الرحمن

وضاحت:

ہمارے ایک کرم فرما معتبر و مستند صحافی و کالم نگار جناب سہیل وڑائچ نے لکھا: ”محترمہ بشری بی بی نے جناب عمران خان سے مفتی منیب الرحمن کی ملاقات کرائی جو تین گھنٹے جاری رہی،“ بعد میں یہی بات جناب جنرل (ر) اسلم بیگ نے اپنے ایک آرٹیکل میں لکھی۔ یہ دونوں حضرات نہایت ثقہ ہیں، ہو سکتا ہے جس کے ذریعے اُن تک یہ خبر پہنچی ہے، وہ ثقہ نہ ہو، لوگ اپنی خواہشات پر مبنی خبریں بھی بنا لیتے ہیں۔ ان دونوں حضرات سے معذرت کے ساتھ حقیقت یہ ہے کہ یہ خبر درست نہیں ہے، جناب عمران خان کی شادی کے بعد اور پوری انتخابی مہم کے دوران میری اُن سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی۔ ایک بالواسطہ پیغام ملا تھا کہ میں تحریک لبیک پاکستان کے سربراہ علامہ خادم حسین رضوی اور امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس قادری عطاری سے اُن کی ملاقات کا اہتمام کروں، لیکن میں نے معذرت کر دی، کیونکہ یہ دونوں حضرات بالترتیب لاہور اور کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور دونوں مقامات پر پی ٹی آئی کی موثر تنظیم موجود ہے۔ لہذا پی ٹی آئی کی مقامی تنظیم کا براہ راست ان حضرات سے رابطہ کرنا مفید ہے، مزید یہ کہ تحریک لبیک پاکستان اور دعوت اسلامی کے تنظیمی معاملات سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، میں نے خود بھی ملاقات سے اس لیے معذرت کی کہ انتخابی مہم کی گہما گہمی میں سنجیدہ تبادلہ خیال کرنے کا موقع نہیں ہوتا۔ میرا گمان ہے کہ جناب عمران خان نے اُن صاحب کو مجھ سے رابطے کے لیے نہیں کہا ہوگا، بعض حضرات اپنے ممدوح کی خیر خواہی کے لیے از خود اس طرح کے اقدامات کرتے رہتے ہیں، میں اتنا اہم آدمی نہیں ہوں کہ جناب عمران خان اپنی بھرپور انتخابی مہم کے دوران مجھ سے ملاقات کے لیے وقت نکال سکیں۔

میرا کام اپنی ذاتی حیثیت میں ان حضرات کے ہر اچھے کام کی حوصلہ افزائی اور غلطیوں کی نشاندہی کرنا ہے، سو اس کا خیر کے لیے بالمشافہ ملاقاتیں یا براہ راست ٹیلی فونک رابطے ضروری نہیں ہیں، میں اپنی رائے کالم میں لکھ دیتا ہوں، اس پر توجہ دینا اور رد و قبول اُن کی اپنی صوابدید ہے۔ میں نہ تو مشورہ قبول کرنے پر مجب نفس میں مبتلا ہوتا ہوں اور نہ رد کرنے پر ملال ہوتا ہے، امام احمد رضا قادری نے لکھا ہے:

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن نہ مرا گوش بدے نہ مرا ہوش ذے
نم و کنج نمولی کہ نہ گنج در دے جز من و چند کتابے و دوات و قلمے

ترجمہ: ”میں نہ تو اپنی تعریف کرنے والوں کی ستائش کی پرواہ کرتا ہوں اور نہ مجھے کسی کے طعن سے رنج ہوتا ہے، نہ میں اپنی مدح و ستائش پر توجہ دیتا ہوں اور نہ ہی مجھے کسی کی مذمت کی فکر ہے، میں ہوں اور گوشہ تنہائی ہے کہ اُس میں میرے علاوہ چند کتابوں اور دوات و قلم کے سوا کسی

اور کی گنجائش ہی نہیں ہے۔“

ہمارے مشورے دیگر کالم نگاروں کی طرح بن مانگے کے ہوتے ہیں، لیکن اگر کوئی مشورہ مانگ لے تو مستشار (جس سے مشورہ مانگا جائے) کی شرعی و اخلاقی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ دیانت و اخلاص پر مبنی مشورہ دے تاکہ مشورہ مانگنے والے فریق کو کوئی نقصان نہ پہنچے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ مانگا جائے، وہ امین ہوتا ہے،“ (سنن ترمذی: 2822)۔ اور مشورہ مانگنے والے پر لازم نہیں ہوتا کہ وہ مشورے پر عمل کرے، مشورے کو قبول کرنا اُس کی صوابدید پر منحصر ہوتا ہے۔ حضرت بریرہ باندی تھیں اور اُن کے شوہر مُغیث غلام تھے، یہ دونوں رشہ ازدواج میں منسلک تھے کہ حضرت بریرہ کو آزادی مل گئی اور انہوں نے ”خیارِ عتق“ کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو مُغیث کے نکاح سے آزاد کر دیا۔ حضرت مُغیث اُن کی محبت میں فریفتہ تھے، اُن کے پیچھے پھرتے اور روتے رہتے، اُن کے ڈاڑھی آنسو سے تر رہتی، نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس سے فرمایا: ”اے عباس! کیا تمہیں مُغیث کی بریرہ سے محبت اور بریرہ کی مُغیث سے نفرت پر تعجب نہیں ہوتا؟“ پھر نبی ﷺ نے (بریرہ سے) فرمایا: ”کاش تم اُس سے رجوع کر لیتیں“، بریرہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے حکم فرما رہے ہیں؟، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں، حضرت بریرہ نے عرض کیا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے، (صحیح البخاری: 5283)۔ اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ جسے حکم دینے کا اختیار ہو، اُس کے حکم پر عمل کرنا ضروری ہے، لیکن اُس کے مشورے کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا ہر حال میں ضروری نہیں ہے، یہ مشورہ لینے والے کی صوابدید پر منحصر ہے، کیونکہ مشورے پر عمل کرنے کی صورت میں اچھے یا برے نتائج کا اُسی کو سامنا کرنا ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے امت کے لیے آسانیاں پیدا فرمائیں۔

میری جناب عمران خان سے اگست 2016 میں صرف ایک ملاقات ہوئی تھی، اُس میں ہمارے دو مشترکہ دوست اور جناب شاہ محمود قریشی موجود تھے، بعض سیاسی امور پر بات ہوئی اور جناب خان نے توجہ سے سنی، لیکن نفی یا اثبات میں کوئی ردِ عمل نہیں دیا۔ اس ملاقات کے محرک بھی ہمارے ایک مشترکہ دوست تھے اور یہ خیر خواہی پر مبنی تھی، تشہیر کے لیے نہیں تھی، اس لیے میں نے گزارش کی تھی کہ اسے پس پردہ رکھا جائے۔ اب جناب عمران خان چند روز میں وزیرِ اعظم کا حلف اٹھانے والے ہیں، یہ اُن کی اپنی طویل سیاسی جدوجہد کا ثمر ہے، اس میں اُن کی طویل جدوجہد، بوجہ حالات کی سازگاری اور اُن کے مخالفین کی اپنی بے تدبیریوں اور کمزوریوں کا عنصر بھی شامل ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اچھی بصیرت اور اچھے فیصلے کرنے کی اہلیت نصیب فرمائے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق سے نوازے تاکہ ہمارا وطن عزیز سیاسی و معاشی عدم استحکام اور انتشار کی فضا سے نکلے، اغیار پر انحصار ختم ہو اور ملک خود کفالت کی راہ پر چل پڑے۔ کرپشن کے خلاف بے لاگ اور شفاف احتساب لمحہ موجود میں ملک و قوم کی ضرورت ہے، لیکن انتقام اور احتساب میں فرق واضح نظر آتا چاہیے۔ بعض لوگوں نے مشورہ دیا ہے کہ جنوبی افریقا کے رہنما نیلسن منڈیلا کی طرز پر عفوِ عام اور غلطیوں کے اعتراف کے ساتھ نئی شروعات ہونی چاہئیں۔ پی ٹی آئی کے خود ساختہ ترجمان شیخ رشید صاحب نے کہا ہے کہ کوئی این آر او نہیں ہوگا، یہ اچھی بات ہے، لیکن احتساب و انصاف ایسا شفاف ہو کہ کوئی اس پر انگلی نہ اٹھائے، اب تک جو ہوا ہے، اس میں بظاہر سب کے ساتھ یکساں برتاؤ ہوتا ہوا نظر نہیں آیا، حقیقت حال اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔

خان صاحب کا اپنا وٹن ہے، اُن کی اپنی جماعت ہے اور اسٹیبلشمنٹ کے اندر اور باہر ماہرین کی خدمات بھی یقیناً انہیں دستیاب ہوں گی۔ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ میں سوشل میڈیا استعمال نہیں کرتا، لیکن لوگ بتاتے ہیں کہ اُن کے بعض قابلِ اعتراض جملے سوشل میڈیا

پرموجود ہیں، اگر ان جملوں کا ان کی طرف انتساب غلط ہے، تو یہ بہتان و الزام ہے اور وہ اس سے بری ہیں، لیکن اگر یہ انتساب درست ہے تو اپنی حُسنِ عاقبت کے لیے انہیں ان جملوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے، اُن کے مقربین اور ہم نشین انہیں اس جانب متوجہ کریں، تو یہ اُن کی حقیقی خیر خواہی ہوگی۔ یہ ایسا ہی ہے کہ جناب شاہ محمود قریشی کے منہ سے بے احتیاطی میں کچھ جملے نکلے، لیکن انہوں نے متوجہ کرنے پر فوراً توبہ کر لی اور معاملہ وہیں ختم ہو گیا۔ جن حضرات نے اس جانب متوجہ کیا، وہ بھی عند اللہ اجر کے حق دار ہیں، اسی کی بابت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دین خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کی خیر خواہی، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی، اُس کی کتاب کی، اُس کے رسول کی، مسلمان حکمرانوں اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی (دین) ہے، (صحیح مسلم: 55)۔“

مسلم ممالک میں اضطراب:

گزشتہ کچھ عرصے سے مسلم ممالک میں عوامی اضطراب کی لہر اٹھ رہی ہے، کئی دن تک عراق کے شہروں بصرہ اور نجف میں مظاہرے ہوتے رہے، ہوائی اڈے بند رہے اور پروازیں معطل رہیں۔ اسی طرح ایران میں بھی وقفے وقفے سے مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے، اس کے نتیجے میں نظام پر جو نقد لیس کا ہالہ تھا، اس کی چمک ماند پڑ رہی ہے، لوگ خوف کی کیفیت سے نکل رہے ہیں۔ مسلسل جنگوں کے سبب ان ممالک کی معیشت کمزور ہو رہی ہے، مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے، ایک امریکی ڈالر کے عوض تینتالیس ہزار ایرانی تومان مل رہے ہیں۔ ایران پر یمن اور شام کی جنگ میں بالواسطہ شرکت کا الزام ہے، مشرق وسطیٰ میں سعودی عرب اور ایران میں حلقہ اثر کے پھیلاؤ کی سرد جنگ جاری ہے، قطر بھی حصار میں ہے، لیکن بحیثیت مجموعی عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے میڈیا میں کبھی کوئی ٹکڑ چل جاتا ہے، لیکن حالات کے بارے میں پوری رپورٹنگ نہیں ہو رہی، سعودی عرب میں بھی زیر زمین ارتعاش موجود ہے۔ حال ہی میں سعودی حکومت نے حقوق انسانی کے کارندوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں شروع کی ہیں، امریکہ سعودی اقدام کی پشت پناہی حوصلہ افزائی کر رہا ہے، کیونکہ اس کے نزدیک ولی عہد محمد بن سلمان لبرل ازم کو پروموٹ کر رہے ہیں۔ سعودی عرب میں متعین کینیڈین سفیر نے مذمتی بیان جاری کیا، تو سعودی حکومت نے چوبیس گھنٹے میں اُسے ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا۔ پھر وینکوریٹھ میں کینیڈین وزیر خارجہ نے کہا: ”ہم حقوق انسانی اور حقوق نسواں کے فعال کارکنوں کی حوصلہ افزائی اور اُن کے خلاف اقدامات کی مذمت کرتے رہیں گے۔“ اس کے جواب میں سعودی عرب نے اعلان کیا کہ سرکاری وظائف پر کینیڈا کے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات اور ان کے خاندانوں کے ساتھ ہزار افراد کو ہم واپس بلا کر برطانیہ اور امریکہ کے تعلیمی اداروں میں داخل کریں گے، سعودی حکام نے کینیڈا کے ساتھ فضائی پروازوں کو بھی معطل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ صدر ٹرمپ کینیڈین وزیر اعظم سے خوش نہیں ہیں، اس لیے انہوں نے کہا: ہم سعودی کینیڈین تعلقات بہتر بنانے میں کردار ادا نہیں کریں گے، وہ خود اپنے معاملات کو بہتر بنائیں۔ سعودی کینیڈین تجارت کا حجم تیرہ ارب ریال بتایا جاتا ہے، سعودیہ میں کینیڈا کی سرمایہ کاری بھی ہے اور دفاعی سامان کی خریداری کے معاہدات بھی ہیں۔ جمہرات کی صبح معلوم ہوا کہ کینیڈین وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو معاملات کو سلجھانا چاہتے ہیں اور سعودیہ کے ساتھ ان کا مکالمہ شروع ہو چکا ہے، لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ حقوق انسانی اور حقوق نسواں کے حوالے سے وہ اپنی پالیسی پر قائم رہیں گے، یعنی سعودیہ کے آگے سرگرم نہیں ہوں گے، سعودی حکام نے بتایا کہ وہ کینیڈا کو تیل کی سپلائی جاری رکھیں گے، سعودی عرب اپنے معاشی استحکام کے باوجود پہلی بار مشکلات میں گھرا ہے۔